© rasailojaraid.com

تاثرات

پاکستان ایک نظریاتی مملکت ہے ۔ روس اور چین بھی دنیا کی عظیم ترین نظریاتی مملکتیں ہیں ۔ لیکن پاکستان کو نہ صرف ان دونوں ملکوں کے مقابلے میں بلکہ تاریخ عالم میں ایک امتیازی حیثیت حاصل ہے ۔ فرانس، روس اور چین میں زبردست انقلاب آئے اور پورے معاشرے کا نقشہ بدل ڈالا ۔ یہ ملک پہلے سے موجود تھے اور وہاں انقلاب برپا کر کے پرانے نظام کی جگہ نئے نظریات پر مبنی نظام قائم کیا گیا ۔ لیکن پاکستان پہلے سے موجود نہ تھا ۔ بلکہ ایک مخصوص نظریۂ حیات کو روبہ عمل لانے کے لیے یہ مملکت معرضِ وجود میں لائی گئی ۔ اور اس اعتبار سے پاکستان ایک امتیازی نوعیت کی حامل نظریاتی مملکت ہے ۔

تحریکِ پاکستان کا مقصد صرف اسی حد تک محدود نہ تھا کہ پاکستان کے مسلمان ہندو اکثریت کی سیاسی غلامی اور معاشی استحصال سے محفوظ ہو جائیں ۔ بلکہ اس تحریک کا اہم ترین مقصد یہ بھی تھا کہ مسلمان اسلامی نظریۂ حیات کے مطابق اپنے معاشرے اور مملکت کی اصلاح و تعمیر کر سکیں ۔ قائداعظم نے بہت واضح طور پر اس حقیقت کو بیان کیا ہے کہ ہم نے پاکستان کا مطالبہ زمین کا ایک ٹکڑا حاصل کرنے کے لیے نہیں کیا تھا بلکہ ہم ایک ایسی تجربہ گاہ حاصل کرنا چاہتے تھے جہاں ہم اسلامی اصولوں کو آزما سکیں اور مسلمان اپنے ضابطۂ حیات، اپنی ملّی روایات اور اسلامی قوانین کے مطابق حکومت کر سکیں ۔ یہی وہ اہم اور بنیادی مقصد ہے جس کو پیش نظر رکھ کر قائداعظم نے پاکستان حاصل کرنے کے لیے زبردست جدوجہد کی اور کامیاب ہوئے ۔ اور انھوں نے یہ اہم حقیقت بھی ہمارے ذہن نشین کر دی کہ پاکستان کی نظریاتی اساس جو اس مملکت کے قیام کی ضامن بنی تھی وہی اس کی بقا و استحکام اور فلاح و ترقی کی بھی ضامن ہے اور اس کا تحفظ کرنا ہمارا اوّلین فرض ہے ۔

قائداعظم ایک عظیم ترین قومی رہنما تھے اور ان کا دور بھی عظیم رہنماؤں کا دور تھا ۔ تاریخ کے اس اہم دور میں مشرق و مغرب کے قریب قریب ہر بڑے ملک اور اہم قوم میں بڑے بڑے رہنما

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پیدا ہوئے۔ برِعظیم ہند بھی اس نعمت سے محروم نہیں رہا اور اس ملک کی دونوں بڑی قوموں کو جو عظیم رہنما ملے ان کی قیادت میں آزادی کی زبردست جدّوجہد کامیابی سے ہم کنار ہوئی عظیم رہنماؤں کے اس سلسلہ کی آخری کڑی قائداعظم تھے جو حقیقی معنوں میں قائداعظم ثابت ہوئے۔ وہ نہایت فہیم و فریس، حقیقت پسند، دانش مند اور دُور اندیش رہنما تھے۔ وہ جس طرح یہ جانتے تھے کہ تحریکِ پاکستان کو کن خطوط پر منظم کرنا چاہیے، اسی طرح وہ اس سے بھی باخبر تھے کہ مملکتِ پاکستان کو کن مسائل کا سامنا کرنا پڑے گا اور اس کو کن بنیادوں پر مستحکم کرنا چاہیے۔ چنانچہ انھوں نے ہمارے لیے ایک راہِ عمل کا تعین کیا اور ہمیں ایسے زرّیں اصول و نظریات دیے جن پر عمل کرکے ہم ترقی و استحکام کی منزلیں بخوبی طے کرسکتے ہیں۔

جناب ذوالفقار علی بھٹو قائداعظم کے اصول و نظریات کے مطابق پاکستان کو ترقی دینے اور معاشرے کی اصلاح و تعمیر کرنے کے لیے پوری جدوجہد کررہے ہیں۔ چنانچہ پاکستان کی نظریاتی اساس کے تحفظ کو انھوں نے اوّلین اہمیت دی ہے اور بانیٔ پاکستان کی عظیم ملّی خدمات کا اعتراف کرنے اور ان کے اصول و نظریات کو فروغ دینے کے لیے ۱۹۷۶ء کو قائداعظم کا سال قرار دے کر ایک نہایت مستحسن اور قابلِ قدر کام انجام دیا ہے۔ اس سلسلہ میں قائداعظم اکیڈمی کا قیام، بین الاقوامی کانگریس کا انعقاد، کتب و رسائل کی اشاعت اور نہایت وسیع پیمانے پر قائداعظم کے اصول و نظریات کی تشہیر مستقل افادیت کے حامل اقدامات ہیں اور ان سے قائداعظم کی عظمت کا احساس ایک مرتبہ پھر بیدار ہوگیا ہے۔

ماہنامہ المعارف کا قائداعظم نمبر شائع کیا جاچکا ہے۔ پیشِ نظر شمارہ خاص نمبر کا دوسرا حصہ ہے۔ یہ خصوصی شمارے شائع کرکے ہم اس محبوب و محترم قائد کی خدمت میں ہدیۂ عقیدت پیش کررہے ہیں جس کی یاد ہمارے دلوں میں ہمیشہ زندہ و تابندہ رہے گی۔

(رزاقی)

© rasailojaraid.com